Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۳۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پیر

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۲ جمادی الثانی ۱۳۹۶ھ ٭ ۳۱ ہجرت ۱۳۵۵ہش ٭ ۳۱ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۲۲

اخبار احمدیہ

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمدللہ
احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور اپنی غیر معمولی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

ربوہ ۳۱ ہجرت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارہ میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ:-

کل ضعف اور بے چینی کی تکلیف زیادہ رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ اور درد والحاح کے ساتھ بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو شفا عطا فرمائے اور آپ کے مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم شیخ سلامت علی صاحب لاہور میں عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(خورشید احمد نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ)

میرے محترم دوست مرزا عبداللطیف صاحب ایم۔ اے ملٹری کالج جہلم سرائے عالمگیر کو گردہ میں پتھری کی شکایت ہے۔ سی۔ ایم۔ ایچ جہلم میں علاج جاری ہے اور اپریشن کی تجویز ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت کی خدمت میں برادرم موصوف کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ نیز میری صحت بھی اچھی نہیں رہتی احباب میرے لئے بھی دعا فرمائیں۔
(خاکسار عبدالرحمٰن نیازی "البشریٰ" ربوہ)

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ مع اہل و عیال کچھ عرصہ کے لئے بیرون ملک تشریف لے گئے ہیں احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اس سفر کو ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور سفر و حضر میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ہمارے دوستوں کے لئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں تقویٰ اختیار کریں

ہر ایک جگہ تلاش کرو یہی پاؤ گے کہ سچّا تقویٰ اُٹھ گیا ہے اور سچّا ایمان بالکل نہیں ہے

"ہماری جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اس پُرآشوب زمانہ میں جبکہ ہر طرف ضلالت، غفلت اور گمراہی کی ہوا چل رہی ہے تقویٰ اختیار کریں۔ دُنیا کا یہ حال ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کی عظمت نہیں ہے حقوق اور وصایا کی پروا نہیں ہے۔ دُنیا اور اس کے کاموں میں حد سے زیادہ انہماک ہے۔ ذرا سا نقصان دُنیا کا ہوتا دیکھ کر دین کے حصّہ کو ترک کر دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حقوق ضائع کر دیتے ہیں جیسے کہ یہ سب باتیں مقدمہ بازیوں اور شرکاء کے ساتھ تقسیم حصّہ میں دیکھی جاتی ہیں۔ لالچ کی نیّت سے ایک دوسرے سے پیش آتے ہیں نفسانی جذبات کے مقابلہ میں بہت کمزور واقع ہوئے ہیں۔ اس وقت تک کہ خدا نے ان کو کمزور کر رکھا ہے گناہ کی جُرأت نہیں کرتے مگر جب ذرا کمزوری رفع ہوئی اور گناہ کا موقع ملا تو جھٹ اس کے مرتکب ہوتے ہیں۔ آج اس زمانہ میں ہر ایک جگہ تلاش کر لو تو یہی پتہ ملے گا کہ گویا سچّا تقویٰ اُٹھ گیا ہوا ہے اور سچّا ایمان بالکل نہیں ہے لیکن چونکہ خدا تعالیٰ کو منظور ہے کہ ان کے سچے تقویٰ اور ایمان کا تخم ہرگز ضائع نہ کرے۔ جب دیکھتا ہے کہ اب فصل بالکل تباہ ہونے پر آئی ہے تو اور فصل پیدا کر دیتا ہے۔

وہی تازہ بتازہ قرآن موجود ہے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے کہا تھا اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُوْنَ بہت سا حصّہ احادیث کا بھی موجود ہے اور برکات بھی ہیں مگر دلوں میں ایمان اور عملی حالت بالکل نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے اسی لئے مبعوث کیا ہے کہ یہ باتیں پھر پیدا ہوں۔ خدا نے جب دیکھا کہ میدان خالی ہے تو اس کی الوہیّت کے تقاضا نے ہرگز پسند نہ کیا کہ یہ میدان خالی رہے اور لوگ ایسے ہی دُور رہیں اس لئے اب اُن کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ ایک نئی قوم زندوں کی پیدا کرنا چاہتا ہے اور اسی لئے ہماری تبلیغ ہے کہ تقویٰ کی زندگی حاصل ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۹۵، صفحہ ۳۹۶)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دورۂ ربوہ کو الفاظ میں بیان کرنے کے لئے مجھے وہ پیرایۂ اظہار نہیں ملتا جس سے میرے جذبات اور تاثرات کی عکاسی ہو سکے

"کثیر التعداد ممالک کا دورہ کرنے کے باوجود یہ پہلا موقع ہے کہ کسی جماعت کے افراد نے مجھے اتنی شدت سے متاثر کیا ہو"

اگر احمدیوں جیسا مضبوط ایمان، رواداری اور عاجزی سب انسانوں میں پیدا ہو جائے تو دنیا کو امن کی فضا اور زیست کے شائستہ انداز میسر آسکتے ہیں"

ربوہ کے مرکزی ادارہ جات دیکھنے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ سے ملاقات کے بعد ڈنمارک کے ایک صحافی کے قلبی تاثرات

ڈنمارک میں شہد اور شہد کی مکھیوں کے تحقیقاتی ادارے "نورڈسک پروپولس" (Nordisk Propolis A/S) کے ایڈمنسٹریٹو ڈائرکٹر مسٹر کارل لنڈ آگارڈ (Mr. Karl Lund Aagaard) پچھلے دنوں پاکستان آئے تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی غرض سے ربوہ بھی تشریف لائے۔ آپ گزشتہ سال حضور کے دورہ سکنڈے نیویا کے دوران ۲۳ر اکتوبر ۱۹۷۵ء کو کوپن ہیگن کے احمدیہ مشن ہاؤس میں حضور سے ملاقات کا شرف حاصل کر چکے تھے۔ آپ کے ہمراہ ڈنمارک کے ایک صحافی مسٹر ہارلے فوجیڈ (Mr. Harly Foged) بھی تھے۔ وہ ایک "فری لانس جرنلسٹ" ہیں۔ اُن دونوں معزز مہمانوں نے ۲۳ر اپریل سے ۲۵ر اپریل ۱۹۷۶ء تک ربوہ میں قیام کیا۔ مرکزی ادارہ جات دیکھنے کے علاوہ دونوں نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے بھی ملاقات [illegible] حاصل کیا۔ ڈنمارک کے صحافی مسٹر ہارلے فوجیڈ نے اپنے دورہ ربوہ کے جو تاثرات انگریزی میں تحریر کئے ان کا انگریزی متن اور اردو ترجمہ ذیل میں ہدیۂ قارئین ہے:۔

لکھنے کی صلاحیت اُن عظیم ترین صلاحیتوں میں سے ایک ہے جو انسان کو ودیعت کی گئی ہیں۔ اس عطیۂ خداوندی کے ذریعہ ــــ اچھے یا بُرے ــــ پیغامات دُنیا تک پہنچائے جا سکتے ہیں۔

ایک صحافی کی حیثیت میں لکھنا میرا ایک آلۂ کار ہے۔ بالعموم اپنے خیالات کے اظہار میں مجھے قلتِ الفاظ سے دوچار نہیں ہونا پڑتا۔ لیکن جب میں اپنے دورۂ ربوہ کو الفاظ میں بیان کرنے لگتا ہوں تو مجھے وہ پیرایۂ اظہار نہیں ملتا جس سے میرے جذبات اور اُن تاثرات کی عکاسی ہو سکے جو آپ لوگوں نے مجھ پر چھوڑے ہیں۔

مَیں نے دُنیا کے کثیر التعداد ممالک کا دورہ کیا ہے لیکن یہ پہلا موقع ہے کہ کسی جماعت کے افراد نے مجھے اتنی شدت کے ساتھ متاثر کیا ہو۔

کبھی اور کہیں اتنی تواضع اور مہمان نوازی میرے تجربہ میں نہیں آئی جتنی کہ ربوہ میں مَیں نے دیکھی۔ مجھے کبھی بیک وقت اتنے لوگوں کے ساتھ سلام دُعا کا موقع نہیں ملا جتنا کہ یہاں میسر آیا۔ ہر سلام میرے لئے اپنے ایک انسان ساتھی اور بھائی کے واسطے بے اختیار اظہارِ محبت کا آئینہ دار تھا۔

۲۸ سال قبل یہ مقام ایک بنجر صحرا تھا اور گمان یہ کیا جاتا تھا کہ یہاں کوئی شخص یا چیز زندہ نہیں رہ سکتی۔ اب اسے ایک خوشنما اور پھلے پھولے نخلستان میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

"مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا کے تمام لوگوں میں ایسا ہی مضبوط ایمان، باہمی رواداری اور عاجزی و انکساری پیدا ہو جائے جیسی کہ احمدیوں میں پائی جاتی ہے تو نوعِ انسان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ دنیا کے تمام انسانوں کو امن کی فضا اور زیست کے شائستہ انداز میسر آسکتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ میں سے جن سینکڑوں اصحاب نے میرے قیامِ ربوہ کو ناقابلِ فراموش بنانے میں حصہ لیا مجھے ان میں سے ہر ایک کا ذاتی طور پر شکریہ ادا کرنا چاہیئے لیکن ہر ایک کا نام بنام شکریہ ادا کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے مَیں صرف دو اصحاب کے بارہ میں اپنے جذباتِ تشکر کا اظہار کرنے پر اکتفا کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک ہیں حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث جنہیں مَیں اُن ہستیوں میں سے عظیم ترین ہستی تصور کرتا ہوں جن سے ملنے کا مجھے اپنی زندگی میں موقع ملا ہے۔ دوسرے صاحب ہیں مفتی احمد صادق جن کے اور میرے درمیان قیامِ ربوہ کے دوران ذاتی دوستی پیدا ہوئی۔

اپنے ساتھی مسٹر کے۔ لنڈ آگارڈ (Mr. K. Lund Aagaard) اور اپنی طرف سے مَیں الوداع نہیں کہنا چاہتا بلکہ اس خواہش کا اظہار کرتا ہوں کہ خدا کرے آپ سب سے پھر ملاقات ہو۔

ہارلے فوجیڈ ۔ ڈنمارک

(HARLY FOGED)

DENMARK

مسئلہ خلافت

سیدنا حضرت المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی تحریرات کی روشنی میں

سلطان احمد پیر کوٹی

(۳)

"اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور ہے مگر اس نور کو مکمل کرنے کا ذریعہ نبوت ہے اور اس کے بعد اسکو دنیا میں پھیلانے اور اسے زیادہ سے زیادہ عرصہ تک قائم رکھنے کا اگر کوئی ذریعہ ہے تو وہ خلافت ہی ہے۔ گویا نبوت ایک چمنی ہے جو اسکو آندھیوں سے محفوظ رکھتی ہے اور خلافت ایک ریفلیکٹر ہے جو اس نور کو دور تک پھیلاتا ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۳۴۵)

"سب برکتیں خلافت میں ہی ہیں۔ نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔"

(الفضل ۲۰ مئی ۱۹۵۹ء ص۳)

"خلافت ایک الٰہی انعام ہے کوئی شخص جو اس چیز کو روک نہیں سکے وہ خدا تعالیٰ کے نور کے قیام کا ایک ذریعہ ہے جو اسکو مٹانا چاہتا ہے "اللہ تعالیٰ کے نور کو مٹانا چاہتا ہے۔ ہاں وہ ایک وعدہ ہے جو پورا تو ضرور کیا جاتا ہے لیکن اس کے زمانہ کی لمبائی مومنوں کے اخلاص کے ساتھ وابستہ ہے۔"

(الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۵۱ء ص۳)

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۳۴۳)

"قرآن کریم نے خلافت کو رحمت قرار دیا ہے اور مومنوں کے ساتھ اس نے خلافت کا وعدہ کیا ہے مگر ساتھ ہی فرمایا ہے کہ یہ انعام ہے اور انعام کے وعدے اور حکم میں فرق ہوتا ہے حکم بہر حال چلتا چلا جاتا ہے اور انعام صرف اسی وقت تک رہتا ہے جب تک انسان اس کا مستحق سمجھا جاتا ہے۔ جب مستحق نہیں رہتا تو انعام اس سے واپس لے لیا جاتا ہے۔"

(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۵۱ء ص۳)

"خلافت کا مسئلہ میرے نزدیک اسلام کے اہم ترین مسائل میں سے ہے بلکہ میں سمجھتا ہوں اگر کلمہ شریفہ کی تفسیر کی جائے تو اس تفسیر میں اس مسئلہ کا مقام سب سے بلند درجہ پر ہوگا اس میں کوئی شبہ نہیں کہ کلمہ طیبہ اسلام کی اساس ہے مگر یہ کلمہ اپنے اندر جو تفصیلات رکھتا ہے اور جن امور کی طرف یہ اشارہ کرتا ہے ان میں سے سب سے بڑا امر مسئلہ خلافت ہے۔"

(خلافت راشدہ ص۳)

"خلافت اسلام کے اہم مسائل میں سے ایک مسئلہ ہے اور اسلام کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک خلافت نہ ہو ہمیشہ خلفاء کے ذریعہ اسلام نے ترقی کی ہے اور آئندہ بھی اسی ذریعہ سے ترقی کریگا اور ہمیشہ خدا تعالیٰ خلفاء مقرر کرتا رہا ہے اور آئندہ بھی خدا تعالیٰ ہی خلفاء مقرر کرے گا۔"

(درس القرآن بحوالہ الفضل ۲ مئی ۱۹۵۸ء ص۲۲)

"یہ مسئلہ (خلافت۔ ناقل) جس حصہ مذہب سے تعلق رکھتا ہے وہ وحدت قومی ہے کوئی جماعت کوئی قوم اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتی جب تک ایک رنگ کی اس میں وحدت نہ پائی جائے مسلمانوں نے قومی لحاظ سے تنزل ہی اس وقت کیا ہے۔ جب ان میں خلافت نہ رہی۔ جب خلافت نہ رہی تو وحدت نہ رہی اور جب وحدت نہ رہی تو ترقی رک گئی اور تنزل شروع ہو گیا کیونکہ خلافت کے بغیر وحدت نہیں ہو سکتی اور وحدت کے بغیر ترقی نہیں ہو سکتی"

(درس سورۃ نور مطبوعہ الفضل)

"خلفاء راشدین ایک میزان ہیں جن سے دوسرے لوگ یہ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ان کا قدم صحیح راستہ پر ہے یا اس سے منحرف ہو چکا ہے" ص۱۲

(خلافت راشدہ)

"انبیاء اور خلفاء تو اللہ تعالیٰ کی سواریاں ہوتے ہیں جو بوقت ضرورت بندوں کو عطا کی جاتی ہیں اور وہ بڑی حد تک جماعتوں کے بوجھوں کو اٹھاتے ہیں اگر اللہ تعالیٰ سہولت کے لئے اپنے بندوں کو یہ سواریاں دیدے تو یہ اس کا احسان ہوتا ہے۔"

فرمودہ ۱۱ اکتوبر ۱۹۵۹ء
مطبوعہ الفضل ۲۹ جون ۱۹۶۰ء

"اگر کبھی انسان چاہیں تو وہ اپنی زندگی کو مذہبی بنا سکتے ہیں۔ جس کا طریق یہی ہے کہ ہر نسل قدرت ثانیہ کے مظاہر کے ذریعہ اسی طرح خدا تعالیٰ سے وابستہ رہی ہو بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کیونکہ روحانی تناسل کا انقطاع ایک موت ہے لیکن جسمانی تناسل کا انقطاع صرف ایک عارضی صدمہ"

فرمودہ ۲۵ جون ۱۹۴۲ء بحوالہ الفضل ۲۴ مئی ۱۹۶۱ء ص۵

"جس طرح نبی کی شخصی زندگی کو اللہ تعالیٰ الہام سے شروع کرتا ہے اسی طرح وہ اس کی قومی زندگی کو جو اس کی وفات کے بعد شروع ہوتی ہے۔ الہام سے ہی شروع کرنا چاہتا ہے تاکہ دونوں میں مشابہت قائم رہے اسی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا نام قدرت ثانیہ رکھا ہے گویا قدرت اولیٰ تو نبی کی شخصی زندگی ہے اور قدرت ثانیہ نبی کی قومی زندگی ہے"

(خلافت راشدہ ص۶۱، ۶۲)

"ہماری جماعت چونکہ خلافت کے نظام میں منسلک ہے اسلئے جب کبھی کوئی فتنہ اٹھا تو گو بظاہر اس کی شکل بھیانک تھی مگر تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اس کا نام و نشان مٹ گیا اور یہ سب اس نظام کی برکت ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت میں قائم ہے"

(الفضل ۱۲ اگست ۱۹۳۹ء ص۵)

خلافت کی اقسام

"جب پہلی خلافتوں کو دیکھا جاتا ہے تو وہ تین قسم کی نظر آتی ہیں اول: خلافت نبوت جیسے آدم علیہ السلام کی خلافت تھی جس کے بارہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ

انی جاعل فی الارض خلیفۃ

(بقرہ ع۴)

... انہی معنوں میں حضرت داؤد علیہ السلام کو خلیفہ کہا گیا ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

یا داؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض (ص ع۲)

یعنی اے داؤد ہم نے تجھے زمین میں خلیفہ بنایا ہے (حضرت داؤد علیہ السلام چونکہ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اسلئے معلوم ہوا کہ یہاں خلافت سے مراد... خلافت نبوت ہی ہے)... دوسری خلافت جو قرآن کریم سے ثابت ہے وہ خلافت ملوکیت ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ حضرت ہود علیہ السلام کے متعلق فرماتا ہے کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا کہ واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح... اسی طرح حضرت صالح علیہ السلام کی زبانی فرماتا ہے۔ واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح (اعراف ع۹)... مگر ان دو قسم کی خلافتوں کے علاوہ نبی کے وہ جانشین بھی خلیفہ کہلاتے ہیں جو اس کے نقش قدم پر چلنے والے ہوں یعنی اسکی شریعت پر قوم کو چلانیوالے اور ان میں اتحاد رکھنے والے ہوں خواہ وہ نبی ہوں یا غیر نبی"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۳۷۶، ۳۷۷)

"یہ پہلی خلافتیں دو قسم کی تھیں یا تو وہ خلافت نبوت تھیں یا پھر خلافت ملوکیت پس جب خدا نے یہ فرمایا کہ

لیستخلفنھم فی الارض
کما استخلف الذین
من قبلھم

تو اس سے یہ استنباط ہوا کہ پہلی خلافتوں والی برکات ان کو بھی ملیں گی اور انبیاء سابقین سے اللہ تعالیٰ نے جو کچھ سلوک کیا وہی سلوک وہ امت محمدیہ کے خلفاء کے ساتھ بھی کرے گا۔" (خلافت راشدہ ص۱۵۵)

خلافت کے قیام کا قرآنی وعدہ مشروط ہے

"یہ وعدہ (استخلاف۔ ناقل) امت سے اس وقت تک کے لئے ہے جب تک کہ امت مومن اور عمل صالح کرنے والی ہے جب وہ مومن اور عمل صالح کرنے والی نہیں رہیگی تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے اس وعدہ کو واپس لے لے گا... پس... خلافت کا فقدان کسی خلیفہ کے نقص کی وجہ سے نہیں بلکہ جماعت کے نقص کی وجہ سے ہوتا ہے اور خلافت کا مٹنا خلیفہ کے گنہگار ہونے کی دلیل نہیں بلکہ امت کے پراگندہ ہونے کی دلیل ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا یہ صریح وعدہ ہے کہ وہ اس وقت تک خلیفہ بناتا چلا جائیگا جب تک جماعت میں مومنوں اور عمل صالح کرنے والوں کی اکثریت رہے گی جب اس میں فرق پڑ جائے گا اور اکثریت مومنوں اور عمل صالح کرنیوالوں کی نہیں رہے گی تو اللہ تعالیٰ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمائیگا اب چونکہ تم خود بدعمل ہو گئے ہو اسلئے میں اپنی نعمت تم سے چھین لیتا ہوں"
(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ اول ص۲۳۱، ۲۳۲)

"یہ وعدہ (استخلاف) سارے مسلمانوں سے ہے چاہے وہ آج سے پہلے ہوئے ہوں یا ۲۰۰ یا ۱۰۰۰ سال کے بعد آئیں وہ جب بھی اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت کے مصداق ہو جائیں گے وہ اپنی نفسانی خواہشات کو مار دیں گے وہ اسلام کی ترقی کو اپنا اصل مقصد بنا لیں گے۔ شخصیات۔ جماعتوں۔ پارٹیوں۔ جتھوں۔ شہروں اور ملکوں کو بھول جائیں گے تو ان کے لئے خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ قائم رہے گا کہ لیستخلفنّھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم یہ وعدہ اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں سے کیا ہے وہ عرب کے ہوں۔ عراق کے ہوں شام کے ہوں۔ مصر کے ہوں۔ یورپ کے ہوں۔ ایشیا کے ہوں۔ امریکہ کے ہوں۔ جزائر کے ہوں۔ افریقہ کے ہوں کہا ہے کہ لیستخلفنھم فی الارض وہ انہیں اس دنیا میں اپنا نائب اور قائم مقام مقرر کرے گا اب اسی دنیا میں شام عرب اور نائیجیریا۔ گینیا۔ ہندوستان۔ چین اور انڈونیشیا ہی شامل نہیں بلکہ اور ممالک بھی ہیں پس اس سے مراد دنیا کے سب ممالک ہیں گویا وہ موعود خلافت ساری دنیا کے لئے ہے۔ فرماتا ہے وہ انہیں ساری دنیا میں خلیفہ مقرر کرے گا کما استخلف الذین من قبلھم اسی طرح جس طرح اس نے پہلے لوگوں کو خلیفہ مقرر کیا اس آیت میں پہلے لوگوں کی مشابہت ارض میں نہیں بلکہ استخلاف میں ہے۔ فرمایا ہم انہیں اسی طرح خلیفہ مقرر کریں گے جس طرح ہم نے پہلوں کو خلیفہ مقرر کیا اور پھر اس قسم کے خلیفے مقرر کریں گے جن کا اثر تمام دنیا پر ہوگا۔"
(فرمودہ ۲۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء
مطبوعہ الفضل ۲۳ مئی ۱۹۶۱ء ص۶)

خلافت کیلئے صرف حقیقی اور مستقل نبوت ضروری نہیں

"قرآن میں کہیں نہیں آیا کہ خلافت صرف حقیقی نبی یا مستقل نبی کے بعد ہوتی ہے اور اس نبی کے بعد جو کسی دوسرے نبی کی اتباع سے نبوت حاصل کرے یا نئی شریعت نہ لائے خلافت نہیں ہوتی"
(القول الفصل ص۱۱)

خلافت اکثریت کی اتباع کے ساتھ مشروط نہیں

"اگر نبی کو ایک شخص بھی نہ مانے تو اس کی نبوت میں فرق نہیں آتا وہ نبی ہی رہتا ہے یہی حال خلیفہ کا ہے اگر اس کو سب چھوڑ دیں تو پھر بھی وہ خلیفہ ہی ہوتا ہے کیونکہ جو حکم اصل کا ہے وہی فرع کا ہے خوب یاد رکھو کہ اگر کوئی شخص محض حکومت کیلئے خلیفہ بننا چاہتا ہے تو جھوٹا ہے اور اگر اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے کام کرتا ہے تو وہ خدا کا محبوب ہے۔ خواہ ساری دنیا اس کی دشمن ہو"
(منصب خلافت ص۴۲)

قدرت ثانیہ کے دو مظاہر

"قدرت ثانیہ کے دو مظاہر ہیں اول تائید الٰہی اور دوم خلافت۔ اگر قوم چاہے اور اپنے آپ کو مستحق بنائے تو تائید الٰہی بھی اسکے شامل حال رہ سکتی ہے اور خلافت بھی اس میں زندہ رہ سکتی ہے۔ خرابیاں ہمیشہ ذہنیت کے خراب ہونے سے پیدا ہوتی ہیں ذہنیت درست ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کسی قوم کو چھوڑ دے"
(الفضل ۲۳ مئی ۱۹۴۷ء ص۳)

جمہوریت کی رو سے خلافت ثابت ہے

"جو شخص یہ کہتا ہے کہ جمہوریت کا ہی فتویٰ درست اور صحیح ہے۔ پھر بھی خلافت ثابت ہے کیونکہ حضرت صاحب کی وفات کے بعد کل احمدی جماعت کا پہلا اجماع خلافت کے مسئلہ پر ہی ہوا تھا اور کیا غریب اور کیا امیر۔ کیا صدر انجمن احمدیہ کے ممبر اور کیا عام احمدی۔ سب نے بالاتفاق بغیر تردد و انکار کے بلکہ اصرار و الحاح سے حضرت مولوی صاحب کو خلیفہ تسلیم کیا اور عاجزانہ طور پر آپ سے خلیفہ ہونے کی درخواست کی جس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے اور یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جمہوریت کے فیصلہ کے مطابق بھی خلافت ثابت ہے کیونکہ جمہور نے خود خلافت کا اقرار کیا"
(خلافت احمدیہ ص۱۳)

خلافت کا قیام عقل کے لحاظ سے بھی ضروری ہے

"ایک خلیفہ کے بغیر عقلاً بھی قوم کا قیام ناممکن ہے کیونکہ خلیفہ کی عدم موجودگی کی وجہ سے قوم کے لوگوں میں یہ تحریک پیدا ہی نہیں ہو سکتی کہ وہ بار بار قادیان میں آئیں اور اس صورت میں ان کے یہاں آنے کی کوئی وجہ بھی نہ ہوگی کیونکہ کوئی عقلمند انسان ایک شہر کی طرف تکلیف اٹھا کر صرف اسلئے کبھی نہیں جاتا کہ وہاں ایک کمیٹی کے چند کلرک کام کر رہے ہیں یا ایک ہائی سکول ہے یا میگزین یا الحکم بدر، تشحیذ اور الفضل کے دفتر ہیں نہیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا لوگ اگر قادیان آتے ہیں یا آئیں گے تو صرف اسی وجہ سے کہ ایک شخص یہاں موجود ہے جس کے ہاتھ میں انہوں نے ہاتھ دیا ہوا ہے اور امر بالمعروف میں اسکی اطاعت کا جوا اپنی گردن پر اٹھایا ہے نہ اس لئے کہ یہاں کسی انجمن کا دفتر ہے"
(خلافت احمدیہ ص۲۵)

خلافت سے شرک کا کوئی اندیشہ نہیں

"یہ ایک دھوکہ ہے کہ سلسلہ خلافت سے شرک پھیلتا ہے اور گدیوں کے قائم ہونے کا خطرہ ہے کیونکہ آج سے تیرہ سو سال پہلے خدا تعالیٰ نے خود اس خیال کو رد فرما دیا ہے کیونکہ خلفاء کی نسبت فرماتا ہے یعبدوننی لا یشرکون بی شیئاً خلفاء میری ہی عبادت کیا کریں گے اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دیں گے۔ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ ایک زمانہ میں خلافت پر یہ اعتراض کیا جائے گا کہ اس سے شرک کا اندیشہ ہے اور غیر مامور کی اطاعت جائز نہیں پس کون ہے جو خدا کے کام کو روک سکے۔" (ص)

خلافت کا مخالف

"صحابہ کا فتویٰ ہے کہ جو شخص خلافت کے بالمقابل کھڑا ہوتا ہے اس سے قطع تعلق کیا جاوے حضرت ابوبکرؓ کی بیعت کے وقت جب بعض انصار نے سعد بن عبادہ کو بطور امام پیش کیا اور صحابہ نے دو امام تسلیم نہ کئے تو سعد نے بیعت سے احتراز کیا گو احکام خلافت کے قبول کرنے سے انہوں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ اس پر حضرت عمرؓ نے ان کے متعلق فرمایا کہ اقتلوا سعداً یعنی سعد سے قطع تعلق کرو چنانچہ صحابہ ان سے بالکل تعلق نہیں رکھتے تھے"
(آئینہ صداقت ص۱۱۶)

"خدا تعالیٰ کے فضل نے پہلے زمانہ اور اس زمانہ میں نمایاں امتیاز قائم کرکے دکھلا دیا ہے۔ پس اب جو شخص خلافت کی مخالفت کرتا ہے وہ پہلوں سے زیادہ سزا کا مستحق ہے اور یقیناً اگر کوئی شخص خلافت کے مقابلہ پر اصرار کرے گا اور اپنے فعل سے توبہ نہیں کرے گا تو اس کاریاں! بالکل ضائع ہو جائے گا اور اس کا پتہ نہیں تو کل وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بھی حملے کرنے لگے گا اور پھر بالکل ممکن ہے اور وہ اس سزا کے نتیجہ میں اخلاق فاضلہ کو بھی ہاتھ سے چھوڑ دے اور حیا اور شرم سے اسے دور کی بھی نسبت نہ رہے"
(الفضل یکم اگست ۱۹۳۷ء ص۱۱)

"عزت اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے اور خدا تعالیٰ اس شخص کی عزت کس طرح کر سکتا ہے جو اسکے مقرر کردہ خلیفہ کی عزت نہیں کرتا"
(الفضل ۱۳ مئی ۱۹۳۹ء ص۲)

خلافت حضرت مسیح موعود کا عین منشاء ہے

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میں تیری ساری خواہشوں کو پورا کروں گا اب ان لوگوں کے خیال کے موافق تو حضرت صاحب کا منشاء اور خواہش تو یہ تھی کہ انجمن ہی وارث ہے اور خلیفہ ان کے خیال میں بھی نہ تھا تو اب بتاؤ کہ کیا اس بات کے کہنے سے تم اپنے قول سے یہ ثابت نہیں کرتے کہ نعوذ باللہ خدا نے ان کے منشاء کو پورا نہ ہونے دیا"
(منصب خلافت ص۲۲)
(باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ اخوند حمید اللہ خان پنشنر ڈپٹی ٹیچر بعارضہ دمہ شدید طور پر بیمار ہیں۔ حالت تشویشناک ہے دوستوں سے اُن کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
غلام رسول سیکرٹری اصلاح و ارشاد
ڈیرہ غازی خان

۲۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ ۱۴ ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت کاملہ عطا فرمائے اور جملہ پریشانیوں کو دور کرے۔ آمین
منیر احمد طاہر نوید کلاتھ سٹور
حق نواز روڈ راولپنڈی

۳۔ میرا لڑکا عبد السلام منور جامعہ احمدیہ ربوہ سال ... ربوہ میں چند روز سے بخار میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔
منشی اللہ دتہ سیکرٹری مال
جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ

۴۔ مکرم چوہدری مبارک احمد صاحب قائد ضلع تھرپارکر بیمار ہیں میڈیکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں انکی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے
یوسف علی شاہد ... ضلع تھرپارکر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:-
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر 22551

میں عذرا سلطانہ زوجہ محمد اشرف صاحب قوم باجوہ جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن لاہور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- حق مہر بذمہ خاوند -/۳۰۰۰ روپے
۲- زیور طلائی وزنی ۱۸ تولے مالیتی -/۸۰۰۰ روپے
۳- نقد مبلغ -/۱۰,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ عذرا سلطانہ زوجہ محمد اشرف صاحب باجوہ پلاسٹک ورکس فیمس سٹریٹ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ محمد اشرف (خاوند موصیہ) شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 22552

میں بشریٰ بیگم زوجہ مرزا مشتاق احمد صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن شالامار ٹاؤن۔ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۹۰۰ روپے۔
۲- کلائی گھڑی مالیتی -/۱۵۰ روپے۔
۳- طلائی چوڑیاں ایک عدد مالیتی -/۴۰۰ روپے
۴- حق مہر بذمہ خاوند -/۲۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم زوجہ مرزا مشتاق احمد صاحب۔ سراج پورہ۔ شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ مرزا مشتاق احمد (خاوند موصیہ) شالامار ٹاؤن لاہور۔

گواہ شد۔ بشیر الدین احمد معلم سلسلہ احمدیہ شالامار ٹاؤن لاہور۔

مسل نمبر 22553

میں شگفتہ ورک بنت مشتاق احمد ورک صاحب قوم جٹ ورک۔ پیشہ طالب علم۔ عمر ۱۶ سال۔ پیدائشی احمدی۔ ساکن بیداد پور ورکاں ضلع شیخوپورہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زیور طلائی وزنی ۴ ماشے ۵ رتی (چار ماشے پانچ رتی) مالیتی -/۲۲۵ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ شگفتہ ورک بنت مشتاق احمد صاحب ورک۔ بیداد پور ورکاں۔ ڈاکخانہ گھٹیالہ ورکاں ضلع قلعہ شیخوپورہ۔

گواہ شد۔ چوہدری ارشاد احمد ولد چوہدری محمد خان صاحب بیداد پور ورکاں۔

گواہ شد۔ فراز احمد ورک ولد چوہدری محمد خان صاحب بیداد پور ورکاں۔

مسل نمبر 22554

میں ناصر احمد کاہلوں ولد چوہدری محمد اللہ دتہ صاحب کاہلوں قوم جٹ کاہلوں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن چک 30/11-L ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱- زرعی زمین رقبہ ۲۴ کنال واقعہ چک 30/11-L مالیتی -/۲۱,۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۹۰۰ روپے سالانہ آمد بصورت زمیندارہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ناصر احمد کاہلوں چک 30/11-L ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ حکیم عبدالواحد کارکن مقامی اصلاح و ارشاد ربوہ۔

گواہ شد۔ غلام قادر وصیت [illegible] چک 30/11-L ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر 22555

میں محمد خان ولد اسلم خان صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۵۰ سال بیعت ۵ اپریل ۱۹۶۲ء ساکن چک 24/10-R ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۲۵ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد۔ محمد خان چک 24/10-R پ۔و گجا کھوہ ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ محمد اکمل قریشی افضل برادرز گولبازار ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد انور قریشی وصیت ۱۶۹۱۱ ربوہ۔

الفضل میں اشتہار دے کر فائدہ اٹھائیے (مینیجر)

کوٹھی برائے فروخت

ایک عدد کوٹھی پلاٹ ۹۰×۴۰ واقع متصل ہوٹل اسلام آباد G/6/2 مارکیٹ کے بالکل قریب مشتمل بر ۵ بیڈ روم۔ ۴ ملحقہ باتھ روم۔ ڈرائنگ روم/ڈائننگ روم (DRAWING/DINING ROOMS) دو عدد ٹیلیفون۔ ۶ چھت کے پنکھے نئے لگے ہوئے۔ خالی قبضہ اور رجسٹری کے ساتھ فوری طور پر قابل فروخت ہے۔ جو دوست اس جائیداد کو خریدنا چاہیں فون نمبر ۲۲۰۶۶ اسلام آباد سے رابطہ قائم کریں یا اس پتہ پر خط و کتابت فرمائیں۔

SHEIKH ABDUL LATIF KHAN,
BENGLOW NO. 23
STREET NO. 38
SECTOR, G/6/2
ISLAMABAD

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تیسری صدی ہجری

بزرگانِ سلف کے عقائد

عالمِ ربّانی، مجتہدِ طریقت، حکیمِ اُمّت حضرت شیخ محمد علی الحکیم الترمذی

حضرت الشیخ ابو عبداللہ محمد بن علی بن الحسین الحکیم الترمذی (متوفی ۲۵۵ھ) تیسری صدی ہجری کے ایک نامور صوفی اور بزرگ گذرے ہیں۔ حضرت خواجہ فریدالدین عطارؒ اور دوسرے اکابر صوفیا نے مجتہدِ شریعت و طریقت، حکیمِ اُمّت بلکہ حکیم اولیاء جیسے القاب سے انہیں یاد فرمایا ہے اور اپنی کتاب "تذکرۃ الاولیاء" کا باب ۵۸ انہی کے حالات و ملفوظات کے لئے مخصوص کیا ہے اور اِس ضمن میں آپ کا مندرجہ ذیل ارشادِ مبارک بھی درج فرمایا ہے:-

"مجذوب را منازل ست چند انکہ بعضے از ایشاں را ثلثِ نبوت دہند و بعضی را نصفی و بعضی را زیادت از نصفی تا بجائی برسد کہ مجذوبے افتد کہ حظ او از نبوت بیش از ہمہ مجذوبان بود و خاتم الاولیاء بود و مہتر جملہ اولیاء بود و چنانکہ مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء بود و مہتر ہمہ او بود و ختمِ نبوت بدو بود۔ و گفت ای، مجذوب تواند کہ مہدی بود"

(تذکرۃ الاولیاء فارسی صفحہ ۲۷۲ مطبع محمدی لاہور ۱۳۰۷ھ)

مولانا سید اعجاز احمد صاحب خلف الصدق "محی السنہ حضرت مولانا حافظ حکیم شاہ ظہیر احمد صاحب ظہیری۔ بدایونی" نے "ظہیر الاصفیاء" میں اس پُر معارف عبارت کا حسبِ ذیل الفاظ میں ترجمہ لکھا ہے:-

"مجذوب کے بہت سے درجے ہیں اُن میں سے بعض کو نبوّت کا تہائی حصّہ ملتا ہے اور بعض کو نصف اور بعض کو نصف سے زیادہ یہاں تک کہ بعض مجذوب ایسے ہوتے ہیں جن کا حصّہ نبوت میں سے تمام مجذوبوں سے زیادہ ہوتا ہے اور وہ خاتم الاولیاء ہوتا ہے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء ہیں اور یہ مجذوب ممکن ہے کہ امام مہدی ہوں۔"

(ظہیر الاولیاء صفحہ ۲۰۲ ناشر حاجی سراجدین اینڈ سنز لاہور ۱۹۱۷ء)

یہاں حضرت الحکیم الترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے فارسی متن کا ایک فقرہ واضح رنگ سے اُردو میں منتقل نہیں ہو سکا جس کا ترجمہ تذکرۃ الاولیاء کے دوسرے مترجم جناب عطاء الرحمٰن صاحب دہلوی صدیقی نے بایں الفاظ کیا ہے کہ:-

"وہ خاتم الاولیاء اور تمام اولیاء کا سردار ہوتا ہے جیسا کہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم انبیاء اور تمام انبیاء کے سردار تھے۔"

(اردو ترجمہ تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۲۳ ناشر کوچہ نقشبندیہ لاہور ۱۹۳۵ء)

باموقع زمین برائے فروخت

احمد نگر کے قریب بر لبِ پختہ سڑک تقریباً ایک مربعہ زمین برائے فروخت ہے جس میں ایک ٹیوب ویل، دو پختہ کمرے اور گیارہ ایکڑ کماد لگا ہوا ہے۔

خواہشمند احباب مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

خاکسار میرزا نعیم احمد۔ ربوہ

مطب

اپنی جملہ طبّی ضروریات اور طبّی مشورہ کے لئے ہمارے شفاخانہ اور مطب کی طرف رجوع کریں۔ اوقات صبح ۸ بجے سے ایک بجے تک، شام ۴ بجے سے ۸ بجے تک ہیں۔ باہر کے احباب مفصل حالاتِ بیماری لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔

حکیم عبدالحمید ابن حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ فون نمبر ۲۸۲۴

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

محترم میاں نور محمد صاحب امرتسری (والد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری) وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم میاں نور محمد صاحب امرتسری جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھے نہایت مختصر علالت کے بعد بعمر قریباً ۹۵ سال ۲۵ مئی ۱۹۷۶ء کی شام کو ربوہ میں وفات پاکر محبوبِ حقیقی سے جا ملے، اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری سابق مبلغ افریقہ، سنگاپور و فجی اور مکرم بابو محمد لطیف صاحب انور کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے والد ماجد تھے اور مکرم بابو محمد لطیف صاحب موصوف کے مکان واقع محلہ دار البرکات میں مقیم تھے جہاں پر ۲۳ مئی کو سحری کے وقت آپ پر فالج کا شدید حملہ ہوا جو جان لیوا ثابت ہوا۔ ۲۶ مئی کو بعد نماز عصر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے۔ بعد ازاں موصی ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے دعا کرائی۔ مرحوم نہایت متقی اور دعا گو بزرگ تھے۔ دو بیٹے، چار بیٹیاں اور کثیر التعداد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں آپ کی یادگار ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور ہر طرح انکا حافظ و ناصر رہے۔

اعلانِ نکاح

بتاریخ ۱۰ ماہ ہجرت بروز دوشنبہ بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب بی۔اے، بی ایڈ سابق ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ و مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ابن مکرم شیخ نذیر احمد صاحب کا نکاح بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر مکرمہ قدسیہ پروین صاحبہ بنت مکرم قمر یقینی محمود احمد صاحب لاہور کے ہمراہ پڑھا اور دعا کرائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا باعث بنائے اور موجبِ ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(مبارک احمد شاد کارکن بیت المال آمد ربوہ)

ھو الشّافی

حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اِس رسالہ میں اپھارہ، گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ

ہیڈ آفس ربوہ۔ فون نمبر ۶۰۶ / ۶۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴